السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید نے ہندہ سے شادی کی قبل شادی عارضہ جذام زید کو نمایاں نہ تھا بعد شادی اچھی طرح سے عارضہ جذام ظاہر ہوگیا اور ہندہ نے اپنے شوہر مجذوم سے کنارہ کشی کی اب ہندہ اپنے شوہر زید سے خلع چاہتی ہے مگر زید راضی نہیں ہوتا ایسی حالت میں ازروئے حکم شرع شریف ہندہ خلع کرا سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس صورت میں جب عورت خلع چاہتی ہے تو شوہر کو اس سے انکار کرنا نہیں چاہیے خلع کر دینا چاہیے جیسا کہ ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انکار نہیں کیا تھا ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بد صورت آدمی تھے اس لیے ان کی بی بی کو سخت ناپسند تھے لہٰذا ان کی بی بی نے خلع چاہا تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ خلع کر دو۔ ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلا انکار خلع کر دیا۔

عن ابن عباس، أن امرأة ثابت بن قیس بن شماس أتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت: یا رسول اللہ، ثابت بن قیس ما أعتب علیہ فی خلق ولا دین، ولکنی أکرہ الکفر فی الإسلام. فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: أتردین علیہ" حدیقتہ؟ قالت: نعم، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اقبل الحدیقة وطلقها تطلیقة".[1] (روا البخاری والنسائی)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ثابت بن قیس بن شماس کی بیوی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس (ثابت بن قیس) اپنے شوہر) پر دین یا اخلاق کے لحاظ سے کوئی عیب نہیں لگاتی لیکن میں مسلمان ہو کر کفر کے کام کرنا ناپسند کرتی ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا تو اس کا دیا ہوا باغ اسے واپس کر دے گی؟ اس نے کہا جی ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ثابت قیس کو) فرمایا۔ باغ واپس لے لو اور اسے ایک طلاق دے دو)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ جَمِيلَةَ بِنْتَ سَلُولَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: وَاللَّهِ مَا أَعْتِبُ عَلَى ثَابِتٍ فِي دِينٍ، وَلَا خُلُقٍ، وَلَكِنِّي أَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْإِسْلَامِ، لَا أُطِيقُهُ بُغْضًا، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ؟ قَالَتْ: " نَعَمْ، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللہِ صَلَّى اللہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهَا حَدِيقَتَهُ، وَلَا يَزْدَادَ "[2] (رواہ ابن ماجہ منتقی الاخبار مطبوعہ فاروقی دہلی ص 239

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جمیلہ بنت سلول نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی اللہ کی قسم! میں ثابت (بن قیس بن شماس رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے دین اور اخلاق (کی کسی خرابی) کی وجہ سے ناراض نہیں لیکن مجھے مسلمان ہوتے ہوئے (خاوند کی) نافرمانی کرنا اچھا نہیں لگتا مجھے وہ اتنے برے لگتے ہیں کہ ان کی بات نہیں مان سکتی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: "کیا تم اسے اس (کا باغ واپس دے دو گی۔ انھوں نے کہا جی ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ ان سے باغ واپس لے لو اور زائد کچھ نہ لیں

وفی روایة عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عند ابن ماجہ ان ثابت بن قیس کان دمیما وان امراتہ قالت: لولا مخافة اللہ اذا دخل علی لبشفقت فی وجهہ[3] بلوغ المرام مطبوعہ ایضاً ص 71)

سنن ابن ماجہ میں عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ بلاشبہ ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوش شکل آدمی نہ تھے ان کی بیوی نے کہا اگر اللہ کا ڈر نہ ہوتا تو جب وہ میرے پاس آتے ہیں میں ان کے چہرے پر تھوک دیتی)

---

[1] صحیح البخاري رقم الحدیث (4971) سنن النسائی رقم الحدیث (3463)

[2] سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (2056)

[3] سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (2057) اس کی سند ضعیف ہے امام بوصیری رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں فی اسنادہ حجاج بن ارطاة مدلس وقد عنعنہ

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الطلاق والخلع، صفحہ: 554